الف اعلان | Alif Ailaan

الف اعلان
ایم پی اے مڈٹرم رپورٹ کارڈ۔ پنجاب

الف اعلان ایم پی اے مڈ ٹرم رپورٹ کارڈ۔ پنجاب

11 مئی 2011 سے 11 نومبر 2015 تک

11 نومبر، 2015 کو پاکستان کی چاروں صوبائی اسمبلیاں اور قومی اسمبلی نے اپنا آدھا سفر طے کر لیا ہے۔ الف اعلان نے 2013 کے الیکشن سے لے کر اب تک تعلیم کے چار شعبوں کو معیار بناتے ہوئے تمام ممبر قومی اسمبلی اور ممبر صوبائی اسمبلی کے ساتھ ساتھ مجموعی طور پر تمام اسمبلیوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا ہے۔ یہ گریڈز کسی انتخابی حلقے میں تعلیم کی مکمل صورتحال پیش نہیں کرتے بلکہ یہ صرف 2013 کے الیکشن کے بعد ہر حلقے میں ہونے والی قابل ذکر تبدیلی کو ظاہر کرتے ہیں

اس دستاویز میں پنجاب کے ممبر صوبائی اسمبلی کے رپورٹ کارڈ شامل کیے گئے ہیں۔

ممبر صوبائی اسمبلی کی درجہ بندی کس پیمانے پر کی گئی؟

مندرجہ ذیل چار پیمانوں پر ممبر صوبائی اسمبلی کی درجہ بندی کی گئی

1: اسکولوں میں دستیاب سہولیات کے ذریعے (سب سے بہتر گریڈز ان حلقوں کو ملے جن حلقوں کے اسکولوں میں 2013 کے الیکشن کے بعد بنیادی سہولیات جیسے چار دیواری، بجلی، پینے کے پانی اور لیٹرین کی دستیابی میں بہتری دیکھنی میں آئی)۔

2: صنفی مساوات کے لحاظ سے (اسکول میں داخل لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کے تناسب یا لڑکیوں کے مقابلے میں لڑکوں کے تناسب کو صنفی مساوات کا نام دیا گیا۔ سب سے بہتر گریڈز اس حلقے کو دیے گئے جس نے 2013 کے الیکشن سے اب تک صنفی مساوات میں بہتری دکھائی ہے)۔

3: طالبعلموں کے لحاظ سے اساتذہ کا تناسب (سب سے بہتر گریڈز ان حلقوں کو دیے گئے جن میں 2013 کے الیکشن کے بعد سے طالبعلموں کے مقابلے میں اساتذہ کا تناسب بہتر ہوا ہے)۔

4: جماعت دوم اور چہارم کے درمیان تکمیل کی شرح (ایسے حلقے جن میں 2013 کے بعد جماعت دوم سے چہارم کے درمیان تکمیل کی شرح میں اضافہ ہوا ہے بہتر گریڈز حاصل کرنے میں کامیاب رہے)۔

اعداد و شمار کی حد بندیاں

گریڈز دینے کا یہ عمل غلطیوں سے پاک نہیں ہے۔ تعلیم کے دستیاب سرکاری اعداد و شمار کو استعمال کرتے ہوئے یہ گریڈز مقرر کیے گئے ہیں۔ تعلیم کے ان چار شعبوں کو منتخب کیا گیا جن میں حکومت اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اچھے نتائج حاصل کر سکتی ہے۔ ان میں اسکولوں کی عمارت، لڑکے اور لڑکیوں، دونوں کے لیے تعلیم کے برابر مواقع، طالب علموں کو پڑھانے کے لیے اساتذہ کی دستیابی اور تعلیمی نظام کی طالب علموں کو پرائمری تک تعلیم مکمل کرنے کی صلاحیت شامل ہے۔ یہ گریڈز کسی انتخابی حلقے میں تعلیم کی مکمل صورتحال پیش نہیں کرتے بلکہ یہ صرف 2013 کے الیکشن کے بعد ہر حلقے میں ہونے والی قابل ذکر تبدیلی کو ظاہر کرتے ہیں۔ آخر میں، حلقے کی سطح پر تازہ ترین سرکاری اعداد و شمار صرف 2014 تک ہی میسر ہیں اس لیے یہ گریڈز رواں سال میں تعلیمی صورتحال میں رونما ہونے والی تبدیلی کو ظاہر نہیں کرتے۔

ایک ممبر صوبائی اسمبلی کے گریڈز کو کس طرح دیکھنا چاہیے؟

ہر ایم پی اے نے اسکولوں میں دستیاب سہولیات، صنفی مساوات، طالبعلموں کے لحاظ سے اساتذہ کی شرح اور تکمیل کی شرح کے لحاظ سے گریڈز حاصل کیے ہیں۔ یہ گریڈز کسی ایک حلقے میں 2013 کے الیکشن کے بعد تمام سرکاری اسکولوں میں ہونے والی تبدیلی کی مقدار کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ گریڈز عام تقسیم کی بنیاد پر مقرر کئے گئے ہیں۔ سب سے بڑا گریڈ A228 جبکہ سب سے کم گریڈ E ہے۔

کم گریڈ کا یہ مطلب نہیں کہ اس سیاسی حلقے کی تعلیمی صورتحال خراب رہی ہے نہ ہی بہتر گریڈ کا یہ مطلب ہے کہ وہ حلقہ دوسرے حلقوں سے بہتر ہو چکا ہے۔ یہ درجہ بندی سیاسی حلقے میں پچھلے ڈھائی سالوں میں بہتری آنے کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ کم گریڈ کا یہ مطلب ضرور ہو سکتا ہے کہ تعلیمی صورتحال میں بہتری کے لیے مزید کوششیں کی جاسکتی تھیں اور بہتر گریڈ کا مطلب یہ ہے کہ پچھلے ڈھائی سالوں میں اس حلقے میں تعلیم کی بہتری کے لیے سنجیدہ کوششیں کی گئی ہیں۔

ایم پی اے مڈ ٹرم رپورٹ کارڈ۔ پنجاب کے اہم نکات

رپورٹ کارڈ کے مطابق بلوچستان اسمبلی کے 273 ممبران میں سے صرف 18 ممبران کے حلقوں میں 2013 کے الیکشن کے بعد سے قابل ذکر بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والے اضلاع اس فہرست میں سب سے زیادہ ہیں جس کی وجہ 18 A گریڈ حاصل کرنے والے حلقوں میں سے 14 کا تعلق جنوبی پنجاب سے ہونا ہے۔

سب سے زیادہ قابل ذکر بہتری ملتان (پی پی۔198، پی پی۔201، پی پی۔206)، راجن پور (پی پی۔247، پی پی۔248 اور پی پی۔249) اور مظفر گڑھ (پی پی۔251، پی پی۔253، پی پی۔257، پی پی۔261) کے اضلاع میں دیکھنے میں آئی جبکہ سب سے خراب کارکردگی دکھانے والے اضلاع میں گوجرانوالہ (پی پی۔92)، رحیم یار خان (پی پی۔293) اور شیخوپورہ (پی پی۔167) شامل ہیں۔ مظفر گڑھ کے 11 حلقوں میں سے کسی حلقے نے بھی B سے کم گریڈ حاصل نہیں کیا۔ فیصل آباد کے 22 میں سے 18 حلقوں نے B یا اس سے بہتر گریڈ لیا ہے اور ان حلقوں میں رانا ثنااللہ کا حلقہ (پی پی۔70) اور شیخ اعجاز احمد کا حلقہ (پی پی۔68) شامل ہیں جنھوں نے A گریڈز حاصل کیے ہیں۔ لاہور کے 25 میں سے صرف 11 حلقے ہی B یا اس سے بہتر گریڈ حاصل کر پائے ہیں

۔ پنجاب کے وزیرِاعلیٰ کے حلقے (پی پی۔159، لاہور۔13) نے بھی B گریڈ لیا ہے۔ مجموعی طور پر پنجاب نے تعلیم کے شعبے میں بہتر کارکردگی دکھائی ہے جس کے 59 فیصد حلقوں نے B یا اس بہتر گریڈ حاصل کیا ہے۔

مجموعی طور پر پنجاب صوبائی اسمبلی B گریڈ حاصل کرنے میں کامیاب رہی ہے۔

اسکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی

جنوبی پنجاب کے کچھ حلقوں (جن میں ڈیرہ غازی خان، راجن پور اور بہاولپور کے حلقے شامل ہیں) میں اس حوالے سے ڈرامائی تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے جن میں سے اکثریت حلقوں نے A+ گریڈ حاصل کیا ہے۔ جبکہ کچھ حلقوں (خصوصاً گودھراں، پاک پتن اور خانیوال) میں بنیادی سہولیات کے حوالے سے ابتری

دیکھنے میں آئی ہے۔بنیادی سہولیات کے شعبے میں ابتری دکھانے والے اکثر حلقوں کا تعلق وسطی یا شمالی پنجاب سے ہے جو کہ عموماً اچھے کارکردگی دکھانے والے علاقے ہیں۔ روالپنڈی، گوجرانوالہ، بہاول نگر اور مظفر گڑھ کے کئی حلقوں کو اس حوالے سے اے یا اس سے بہتر گریڈ ملا ہے۔ رحیم یار خان کے 13 میں سے 9 حلقے B یا اس سے بہتر گریڈ لینے میں کامیاب رہے ہیں۔لودھراں کے تمام انتخابی حلقوں کو C یا اس سے کم گریڈ مل پایا ہے۔ مجموعی طور پر اسکولوں میں بنیادی سہولیات میں خاطر خواہ بہتری نہیں آئی کیونکہ صوبے کے 54 فیصد حلقوں کو C یا اس سے کم گریڈ مل سکا ہے۔

تکمیل کی شرح

تکمیل کی شرح کے اعتبار سے لاہور، راجن پور اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں خاطر خواہ بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔بنیادی سہولیات میں بہتر کارکردگی دکھانے کے برعکس، جنوبی پنجاب کے حلقوں نے تکمیل کی شرح میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا اور کئی حلقوں (جن کا تعلق وہاڑی، خانیوال، بہاولپور اور بہاول نگر سے ہے) نے اس شعبے میں D اور E گریڈز لیے ہیں۔ تکمیل کی شرح میں لاہور کے 25 میں سے 16 اضلاع نے A یا اس سے بہتر گریڈ حاصل کیا ہے۔ راجن پور کے چار 4 میں سے 3 حلقوں کو A پلس جبکہ ایک حلقے نے A گریڈ حاصل کیا ہے۔ مظفر گڑھ کے 11 حلقوں نے A یا اس سے بہتر گریڈ لیا ہے جبکہ بہاول پور کے 10 میں سے 5 اضلاع D یا اس سے کم گریڈ حاصل کر پائے ہیں۔ 54 فیصد حلقے C یا اس سے کم گریڈ حاصل کر سکے ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ تعلیمی شعبے میں سب سی اچھی کارکردگی دکھانے والا صوبہ بھی تکمیل کی شرح میں بہت پیچھے ہے۔

صنفی مساوات

صنفی مساوات کے اعتبار سے پورے پنجاب میں بہتری دیکھنے یں آئی ہے۔ وسطی پنجاب (جن میں لاہور اور فیصل آباد شامل ہیں) نے صنفی مساوات کے حوالے سے سب سے زیادہ بہتری دکھائی ہے۔ اس حوالے سے جنوبی پنجاب کے کئے حلقوں نے بھی بہتر کارکردگی دکھائی ہے جن میں ملتان، رحیم یار خان اور لودھراں کے اضلاع شامل ہیں۔ صنفی مساوات میں مظفر گڑھ کے 6 اور سیالکوٹ کے 4 نے D یا اس سے کم گریڈ لیا ہے۔ سرگودھا کے 11 میں سے 7 حلقوں نے B یا اس سے بہتر گریڈ حاصل کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ فیصل آباد کے 22 میں سے 17 حلقوں کو بھی B یا اس سے بہتر گریڈ ملا ہے جبکہ سیالکوٹ کے 11 میں سے صرف 2 حلقے ہی B گریڈ حاصل کر پائے ہیں۔ مجموعی طور پر پنجاب کے 53 فیصد صوبائی انتخابی حلقے B یا اس بہتر گریڈ حاصل کر پائے ہیں جس سے صوبے میں صنفی مساوات کے حوالے سے تھوڑی سے بہتری کا اشارہ ملتا ہے۔

اساتذہ اور طالب علموں کا تناسب

جہاں تک اساتذہ اور طالب علموں کے تناسب میں بہتری کا تعلق ہے تو اس حوالے سے وسطی، شمالی اور جنوبی پنجاب میں برابر بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ اس لحاظ سے سب سے زیادہ بہتری فیصل آباد، لاہور اور مظفر گڑھ کے حلقوں میں آئی ہے۔ راولپنڈی کے 14 میں سے 12 حلقوں نے C یا اس سے کم گریڈ حاصل کیا ہے جس میں انجینئر راجا قمر السلام (پی پی۔5) کا حلقہ بھی شامل ہے۔ فیصل آباد کے 22 میں سے 11 حلقوں نے B یا اس سے بہتر گریڈ حاصل کیا ہے جبکہ سیا لکوٹ کے 11 حلقے C یا اس سے کم گریڈ حاصل کر پائے۔ لاہور کے 25 میں سے 17 حلقے B یا اس سے بہتر گریڈ حاصل کر پائے جبکہ پنجاب کے وزیرِ تعلیم رانا مشہود کے حلقے (پی پی۔149، لاہور۔13) کو اس شعبے میں D گریڈ ہی مل سکا۔ اساتذہ اور طالب علموں کے تناسب میں پنجاب میں بہت کم بہتری آئی ہے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 55 فیصد حلقوں نے C یا اس کم گریڈ حاصل کیا ہے۔

بہتری کے خواہاں ممبران صوبائی اسمبلی کے لیے تجاویز

پنجاب کے ہر ممبر صوبائی اسمبلی کی کارکردگی اوسط سے بھی کم رہی ہے حتٰی کہ A گریڈ حاصل کرنے والے ایم پی ایز بھی اپنے بچوں کو سرکاری اسکولوں میں نہیں پڑھانا چاہیں گے۔ اس رپورٹ کارڈ میں گریڈز دینے کے لیے سرکاری اسکولوں کی صورتحال کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔

اس رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہ صرف اسکولوں کی مجموعی صورتحال میں بہتری کی سخت ضرورت ہے بلکہ صوبے میں تعلیم کی بہتری کے لیے ایم پی ایز کو بھی تعلیم کو وقت دینا ہوگا۔

اس کے علاوہ ہر ممبر صوبائی اسمبلی بہتر رپورٹنگ، شفافیت اور اعداد و شمار کو جمع کرنے کے حوالے سے حکومتی کردار میں اضافہ کر سکتے ہیں کیونکہ اعداد و شمار جمع کرنا ایک بہت مشکل مشق ہے جس کی ذمہ داری حکومت کو خود لینی چاہیے۔ حکومت کو تعلیمی معیار اور سیکھنے کے معیار کے نتائج کے اعداد و شمار کے ساتھ ساتھ دوسرے تعلیمی اعداد و شمار کے جمع کرنے کے عمل کو تیز کرنے کے لیے اپنا کردار کرنا چاہیے۔ اسکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے 'اوپن ڈیٹا پورٹل' کا قیام درست سمت کی طرف پیش قدمی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ' اینول اسکول سینسس' میں بھی بہتری کی ضرورت ہے تاکہ اعداد و شمار پر رپورٹس مہینوں کی بجائے ہفتوں میں شائع کی جا سکیں۔

اسکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کو بہتر بنا کر تمام ممبر صوبائی اسمبلی اپنا گریڈ بہتر کر سکتے ہیں۔ اساتذہ کے سیاسی بنیادوں پر تبادلے اور تقرریوں کی بجائے ضرورت کے مطابق اساتذہ کی تعیناتی سے اساتذہ اور طالب علموں کے تناسب میں بہتری آسکتی ہے اور اس حوالے سے بھی ممبران صوبائی اسمبلی اپنا بھرپور کردار ادا کرتے ہوئے بہتری لا سکتے ہیں۔ 2015 کے بجٹ میں پنجاب حکومت نے اسکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی اور موجودہ سہولیات کو بہتر بنانے کے لیے 33 ارب روپے مختص کیے ہیں۔ ممبر صوبائی اسمبلی کو چاہیے کہ وہ ان فنڈز کے بہتر استعمال میں اپنا کردار ادا کرنے کے ساتھ ساتھ صوبائی اسمبلی کے کردار کو بھی یقینی بنائیں۔

ایم پی ایز لڑکیوں کے اسکول داخل ہونے کی حوصلہ افزائی کر کے اور اسکولوں میں جسمانی سزاؤں کو روکنے میں مدد کر کے صنفی مساوات اور تکمیل کی شرح میں اضافہ کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

داخلے کی شرح میں اضافے کے لیے پنجاب حکومت نجی شعبے پر انحصار بڑھا رہی ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ نجی شعبے کے اسکولوں کی جانچ پڑتال بھی سرکاری اسکولوں کی طرح کی جائے۔ ممبر صوبائی اسمبلی اس حوالے سے بھی اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

ممبرانِ صوبائی اسمبلی کا حتمی رپورٹ کارڈ 2018 میں شائع کیا جائے گا جب عام انتخابات ہو رہے ہوں گے۔ الف اعلان مہم امید کرتی ہے کہ اس وقت ووٹرز تمام منتخب نمائندوں کا احتساب کریں گے۔

مزید معلومات کے لیے رابطہ کریں
حنا علی
میڈیا مینیجر
الف اعلان
0345-8559925
hina.ali@alifailaan.pk

الف اعلان Alif Ailaan

alifailaan.pk | @alifailaan | facebook.com/alifailaan